نعمتوں کی قدردانی

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

(ہم سے عہد لیا گیا) کہ حق تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔ یعنی ان کی قدر ومنزلت پہچانیں اور نیک کاموں میں ان کو خرچ کریں، اپنے نفس کی خواہشوں میں ان کو صرف نہ کریں، جیسے لذیذ، کھانا پینا اور (عمدہ پوشاک) پہننا (بے ضرورت) نکاح کرنا (بے ضرورت) مکانات بنانا اور ان کی آرائش وزینت کرنا وغیرہ۔ یہاں تک کہ (ان میں مشغول ہو کر) اپنے یتیم اور مسکین پڑوسی کو بھول جائیں جو ہمارے پہلو میں رہتا ہے اور اس کی ایک روٹی کے ٹکڑے یا (تھوڑے) شوربے سے یا اور کسی قسم کے سلوک واحسان سے بھی خبر گیری نہ کریں۔ پس جو شخص ان مذکورہ بالا خواہشوں میں دنیا کو صرف کرتا ہے اس نے نعمتوں کو اتنی جلدی زائل ہونے کے قریب کر دیا کہ پلک جھپکنے کی بھی دیر نہ لگے گی، پھر خدانخواستہ اگر وہ نعمتیں ہمارے پاس منتقل ہو گئیں اور اس کے بعد حق تعالیٰ سے ہم ان کی دوبارہ درخواست کریں تو بعض دفعہ ہماری دعا قبول نہ کی جائے گی، کیونکہ حق تعالیٰ ایک بار ہمارا امتحان کر چکے تو انہوں نے ہمارے پاس اپنے کسی بندے کے لئے کوئی خیر نہ پائی، تو اس نے ان نعمتوں کو ان لوگوں کی طرف منتقل کر دیا جن کے پاس اس کے بندوں کے لئے خیر تھی۔ اور اس عہد میں تمام لوگ حتیٰ کہ علماء اور خانقاہوں کے مشائخ بھی بہت زیادہ خیانت کرتے ہیں کہ بعض لوگوں کا نفس حالت فقر میں تو اچھا خاصہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو کھانا بھی کھلاتے رہتے ہیں اور کپڑے بھی پہناتے ہیں، پھر جب دنیا ان پر وسیع ہو جاتی ہے تو دوسروں کو (بالکل) بھول جاتے ہیں اور (اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ) پھر تنگی کی بھی شکایت کرتے ہیں تاکہ ان کے غریب محتاج مریدوں (اور دوستوں) کی امید منقطع ہو جائے اور وہ ان سے (کسی چیز کا) سوال نہ کر سکیں حالانکہ بعض دفعہ ان کے گھر میں سامان اور کپڑے (وغیرہ) اس قدر ہوتے ہیں جن کی قیمت سو اشرفیوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اور میں نے ایک فقیر کو دیکھا ہے جو تین درہم میں کھانا تیار کرتا تھا، ایک درہم کی لکڑی لیتا تھا اور ایک درہم کا تیل اور ایک درہم کا حرفہ (کھانے کی ایک قسم) خریدتا تھا اور اس میں سے خود بھی کھاتا اور پڑوسیوں میں بھی تقسیم کرتا تھا، تو کیا تم اس سے

بھی گئے گزرے ہو؟ حالانکہ تم کھانے کے اوپر ہر دن بیسیوں درہم بلکہ اس سے بھی زیادہ ضائع کردیتے ہو۔ نہ یتیم کو، نہ مسکین کو، نہ پڑوسی کو، بلکہ تمہارا پیٹ بیت الخلاء کی طرح ہوگیا کہ رات دن بھرا جاتا ہے اور خالی کیا جاتا ہے۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں ایک روٹی کا ٹکڑا دیکھا کہ اس پر غبار لگا گیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھا کر غبار صاف کر کے خود نوش فرمالیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو، کیونکہ اللہ کی نعمتوں کو جب کسی گھر والوں سے نفرت ہوجاتی تو پھر اس کے پاس دوبارہ بہت کم آتی ہے۔ اور منقول ہے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دریائے نیل میں تھوکتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: "تعست یا مغیض! اتبصق علی اکرم نعم اللہ عزوجل علی عبادہ" ارے کم بخت! تیرا ناس ہو تو خدا کی سب سے بڑی نعمت پر تھوکتا ہے، جو اس نے اپنے بندوں کو عطا فرمائی ہے۔

پس اے عزیز! اگر تم ہمیشہ اپنے اوپر نعمتوں کا فائض ہونا چاہتے ہو تو ان کا شکر ادا کرتے رہو اور دل کھول کر محتاجوں کو دیتے رہو اور اس غلام کی طرح نہ بن جاؤ جس کو کریم آقا نے اپنے مال میں نائب بنایا ہو کہ اس کے دوسرے غلاموں پر (قاعدے کے موافق) خرچ کرتا رہے، کیونکہ حق تعالیٰ کے دوسرے بندوں پر خرچ کرتے رہو، کیونکہ حق تعالیٰ بڑے حکیم ہیں (ان کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا تو حکمت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہر شخص کو بقدر حاجت دیا جائے، زیادہ نہ دیا جائے۔ پس جو مال و متاع حاجت سے زیادہ کسی کو دیا گیا ہے وہ اس شخص کے واسطے نہیں بلکہ دوسروں کے واسطے ہے اور اس شخص کو صرف خرچ کرنے کے لئے نائب بنایا گیا ہے۔) اور سیدی داؤد غریب رحمہ اللہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

إذا رزق الله الفتى مايصونه   وسلمه من فتنة وضلال

وعافاه مع أمن وأصبح شاكيا   لرقة حال أو لقلة مال

فقل نعم إن أنت أحكمت قيدها   بشكر وإلا إذا أنت بزوال

(ترجمہ:) جب حق تعالیٰ انسان کو اس قدر روزی عطا فرمادے جو اس کی آبرو کو محفوظ کردے اور اللہ تعالیٰ شرک و گمراہی سے اس کو بچائے اور امن کے ساتھ اس کو صحت و عافیت بھی دے دے اور پھر بھی وہ شکستگی حال یا قلت مال کی شکایت کرنے لگے تو اس سے کہہ دو کہ یہ بہت بڑی نعمتیں ہیں اگر تم شکر (کی زنجیر) سے مضبوطی کے ساتھ ان کو سنبھالے رہو گے تو یہ رہیں گی ورنہ عنقریب زائل ہوجائیں گی۔ اور سیدی ابراہیم جعبری رحمہ اللہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

خبز وماء وظل ذاك النعيم الأجل   جحدت نعمة ربي إن قلت إني مقل

روٹی اور پانی اور سایہ (یعنی رہنے کے قابل گھر) یہ بہت بڑی نعمتیں ہیں اگر میں اب بھی اپنے آپ کو قلیل المال کہوں تو میں نے خدا کی نعمت کی (بڑی) ناشکری کی۔ اور ہم نے رسالہ آداب میں اس عہد پر مبسوط کلام کیا ہے۔ واللہ علیم حکیم۔

☆☆☆